نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر (۴۵) — مطبوعہ ۱۰ نومبر سنہ ۱۹۰۵ء بروز جمعہ — جلد (۳۳)

گلدستۂ اخبار

وارسا میں تین سو پولٹیکل قیدی عوام کی درخواست پر رہا کر دیئے گئے مگر بارہ آدمی قید رہے۔ اسوجہ سے عوام نے ٹاؤن ہال پر حملہ کیا۔ مگر رسالہ نے انکو منتشر کر دیا اور انمیں سے ۹۵ زخمی اور قتل ہوئے۔ **سینٹ پیٹرزبرگ** کی سٹرائیک کمیٹی نے فیصلہ کر لیا ہے کہ جنرل سٹرائیک ختم ہو جائیگی۔ **فنلنڈ** میں بلوہ بڑھتا جاتا ہے اور اُس کا کوئی مقابلہ نہیں ہوتا۔ **روس** میں ریلوے سٹرائیکس اب اختتام پر ہیں اور ازسرنو ملازم اپنے اپنے مقامات پر بھرتی ہو رہے ہیں۔ **کاکیشس** میں ابھی اکثر کارخانوں کے درمیان بربادی اور فساد اور قتل عام ہو رہے ہیں۔ لوگوں کی آنکھیں نکالدی جاتی ہیں۔ زبانیں کاٹ ڈالی جاتی ہیں اور ایسے مریضوں کو زندہ جلا دیا جاتا ہے۔ **برلن** میں کہا جاتا ہے کہ جرمنی ابیسنیا کے لئے ایک وزیر مقرر کرنا چاہتا ہے۔ **نیوزیلینڈ** کے حاکم مسٹر سیڈن نے ایک تقریر میں کہا کہ جاپانی لوگوں کو نیوزیلینڈ میں جانے کی اجازت نہیں ہوگی۔ **بٹنبرگ** کے شاہزادہ لوئیس اور اس کے افسران نے واشنگٹن میں تین دن تک سیر کی جہاں روزولٹ نے وایٹ ہوس میں انکا بڑی تزک و شان سے خیر مقدم کیا۔ **تجویز** ہے کہ ہندو مذہب کی ایک کانگرس آئندہ جنوری کو بنارس میں منعقد ہوگی۔ **کلکتہ میں** کوکین کا استعمال روز بروز بڑھتا جا رہا ہے اگرچہ اسکی سخت مخالفت بھی ہو رہی ہے تاہم یہہ عمل رکنے میں نہیں آتا۔

تقسیم بنگال کے غم میں اہل بنگال نے فاقہ کیا۔ اس یادگار کو وہ ہر سال تازہ کیا کرینگے۔ **یہہ بات** قابل ذکر ہے کہ وکٹوریہ میموریل ہال کلکتہ میں ولایتی پتھر زیادہ خرچ کیا جائیگا۔ **ماسکو** میں تمام چھاپے خانے بند۔ کمپازیٹر کام چھوڑ بیٹھے کوئی اخبار شائع نہیں ہو سکتا۔ **حضور لارڈ** کرزن لاہور میں بدستور بیمار ہیں۔ افسوس کہ کل تک کچھ بھی افاقہ نہیں تھا۔ **ہندوستان** میں بذریعہ تار منی آرڈر بھیجنے کی فیس کم کرنے کی تجویز زیر غور ہے۔ **نوشکی** ریلوے کے احمدوال سٹیشن پر پٹھانوں نے ایک بنئے کی دوکان لوٹ لی۔ پولیس نے تعاقب کر کے دو گرفتار اور چار ہلاک کئے۔ **ملتان** میں ٹڈی دل سے فصلوں کو نقصان پہنچا۔ **کلو** میں دوران شکار میں جب ریچھ کو لارڈ کچنر نے زخمی کیا تھا۔ اس نے ایک قلی کو مجروح کر دیا۔ **یکم نومبر** کو بریڈلا ہال لاہور میں ملکہ معظمہ مرحومہ کے فرمان سنہ ۱۸۵۸ع کی یادگار میں جلسہ ہوا۔ **آٹھ ہزار** ریلوے ملازمین نے ۱۵ اکتوبر سے سینٹ پیٹرزبرگ میں ایکے سے کام بند کر دیا۔ **مشرقی** بنگال میں پانچ کمشنریاں قائم کی گئیں ہیں۔ **میونسپلٹی** کراچی جس صندوقچہ میں ایڈرس پیش کریگی وہ دو ہزار کی لاگت سے تیار کیا جائے گا۔ ۲۷ اکتوبر کو دیوالی کی وجہ سے ہندوستان میں بہت سے دیوالے نکلے ہونگے۔ لاہور میں اُس روز خوب رونق تھی۔ رات کو چراغان کا عجیب عالم نظر آیا۔ **لارڈ کرزن** کی فرمانروائی کے خلاصے عنقریب شائع ہونے والے ہیں۔ **برہما میں** چیچک کا زور ہے۔ **مسٹر ڈیوک** کمشنر پریذیڈنسی ڈویژن باجگذار ریاستہائے اڑیسہ کے پولیٹکل ایجنٹ مقرر ہوئے۔

مسٹر جسٹس امیر علی نے ولایت کے مشہور رسالہ انیسویں صدی میں ایک مضمون لکھکر تحریک کی ہے کہ ہندوستانیوں کو زیادہ عہدے دیکر برٹش حکومت کو ہر دلعزیز بنایا جائے۔ **لوڈز** میں صنعتی کارخانوں نے کام بند کر دیا۔ یہہ پولٹیکل قسم کا ایکا ہے۔ **پریزیڈنٹ** امریکہ نے سوانیل میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ نہر پانامہ فوراً ہی کھودی جائیگی۔ **متصل** رنگ محل لاہور میں ایک سہ منزلہ مکان کے بیٹھ جانے سے ایک عورت دب مری۔ اور ایک اندھا سخت مجروح ہوا۔ **روس نے** انگلستان کو تین جنگی جہاز بنانے کا حکم دیا ہے۔ **پرنس** آرتھر آف کناٹ آئندہ شروع سال میں جاپان جائینگے۔ **سمالی لینڈ** کا ملا اب اٹلی کو تکلیف دے رہا ہے۔ **ہفتہ مختتمہ** ۲۸ اکتوبر میں کل پنجاب [illegible] ذیل اضلاع میں حسب ذیل اموات طاعون سے وارد ہوئیں۔ کرنال ۱۰۔ انبالہ ۴۔ ہوشیارپور ۲۔ جالندھر ۱۔ لودیانہ ۶۔ گورداسپور ۴۔ سیالکوٹ ۱۔ جہلم ۴۔ راولپنڈی ۴۴۔ کل ۷۶۔ اس سے پہلے کے ہفتہ میں کل ۳۸ شخص اور گذشتہ سال کے اسی ہفتہ میں ۲۸۰ تھیں۔ **گذشتہ** نمائش پیرس میں جو ایفل ٹاور تفریحاً بنایا گیا تھا اس سے اب وہاں کی پولیس نے عملی کام لینا شروع کر دیا ہے چنانچہ پولیسمین اُس پر چڑھ کر شہر کے دور دور گشتوں کو دیکھتے ہیں کہ ان میں سے کسی نے خلاف قانون زیادہ دھواں تو نہیں نکالا۔ **ڈھاکہ** کے بڑے گرجا میں یورپین اور دیسی عیسائیوں نے تقسیم بنگال میں خدا کا شکر ادا کیا۔ **گورنمنٹ** ہند ایسٹرن بنگال ریلوے کی شاخ راناگھاٹ مرشدآباد پر ہندوستان کے شہر تاریخی مقام پلاسی کا سٹیشن تیار کرنے کیلئے زمین خرید رہی ہے۔

ایڈیٹوریل نوٹس

مرزا قادیانی لودہانہ میں۔ ۵ نومبر کی صبح کو مرزا صاحب لودہانہ میں معہ اپنے ہمراہیوں کے وارد ہوئے ۶ نومبر کی صبح کو آپکا لکچر نہال خیاط کی مسجد میں ہوا۔ بندہ چونکہ لکچر میں دیر سے پہنچا تھا اس لئے پوری کیفیت نہیں لکھہ سکتا۔ آپنے اپنی رسالت اور مسیح موعود ہونے کو ثابت کرنے کی ہرطرح سے کوشش کی۔ باتیں وہی پرانی تھیں جنکو ہمارے مسیحی اور محمدی اور آریہ سماجی علماسنے نا اینقدر غلط ثابت کردیا ہے۔ اُن کے لکچر میں کوئی نئی بات قابل بیان نہیں۔ مگر صرف اتنا ضرور تھا کہ آپنے اپنی تقریر میں جو یونس نبی کا حوالہ دیا تھا جسمیں یونس نبی کا جہاز پر چڑھنا اور طوفان کے سبب سے سمندر میں ڈالا اور مچھلی کا انکو نگل جانا اور پھر اگل دینا نینوہ کی منادی اور توبہ کے واقع کے بعد معرض ظہور میں آیا۔ یہہ قصہ بائیبل کے بیان کے صریح خلاف ہے۔ اس سے آپکی بائیبل دانی کا اندازہ ہو سکتا ہے ؛

چین میں مسیحی شہدا۔ چین میں ۱۹۰۰ء کی بوکسروں کے قتل مسیحیاں کے بعد یہہ دوسرا قتل ہے جو اس ماہ میں ہوا۔ امریکن مشن کے متعلق ایک مرد اور تین زنانہ مشنری اور ایک بچہ قتل ہوئے۔ ان میں سے مِس چیسنٹ صاحبہ ایک ڈاکٹر تھیں۔ جو ہمارے ڈاکٹر پادری کلارک صاحب ساکن لاہور کی ہم مکتب تھیں۔ مسٹر اور مسز پیل۔ اور مسز پیل اور ایک بچہ بھی انہیں میں سے ہیں۔ اگرچہ انکی وفات سے انکے خویش و اقربا اور دیگر دوستوں کو بالضرور بڑا بھاری قلق گذرا ہوگا۔ اور ہم بھی انکی اس وفات پر افسوس کرتے ہیں۔ لیکن دراصل خدا کو پسند آیا کہ وہ شہید ہوں انہوں نے خون تک لڑائی کی۔ اور آخرکار خون کا بپتسمہ پایا اور وہ پیالہ پیا جو خود مسیح نے پیا تھا۔ انکی یہہ خدمت دنیا میں باقی رہیگی۔ اِس قسم کی شہادتیں خدا کے جلال کے لئے افضل وسایل اور اس کے کلام کی اشاعت کے لئے بارآور بیج ہوتے ہیں۔ کسی نے سچ کہا ہے کہ "شہیدوں کا خون کلیسیا کا بیج ہے"۔ کاشکہ خدا انکے رشتہ داروں اور لواحقین کو تسلی بخشے اور اپنے نام کو ان قیمتی جانوں کی قربانی سے سرفراز کرے۔ اور اس کا کلام اس ملک میں بکثرت پھیل جاوے ؛

روس کا خدا حافظ۔ بڑے افسوس اور دوراندیشی کا مقام ہے کہ خدا جانے روس کی آیندہ حالت کیا ہوگی۔ نہیں معلوم سلطنت روس میں اونٹ کس کروٹ بیٹھے گا۔ روس کے دن کچھہ بُرے ہی نظر آتے ہیں۔ سلطنت میں جابجا اندھیر مچ رہا ہے۔ سٹرائیکس دن بدن ترقی پر ہے اور مضبوط ہوتی جارہی ہے۔ آثار بدنظر آرہے ہیں۔ زار کی حالت زار ہے۔ جان بھی معرض خطرہ و آزار ہے۔ روس کو کچھہ فکر نہیں کان میں تیل ڈالے بیٹھا ہے۔ کہاں گئے اس کے مدبرین سلطنت اور عمایدِ حکومت جنکو کسی قسم کی تجویز سوجھہ نہیں پڑتی۔ ہر سو سے تار میں ایسی خبروں سے موصول وصول ہو رہی ہیں کہ تجارت اور حرفت کے ہر صیغہ میں سٹرائیکس کی کثرت اور اشاعت اور مداومت ہو رہی ہے۔ اسکی وجہ سے گورنمنٹ کی حالت سخت متزلزل ہے۔ عملاً وہاں کوئی ریلوے کمیونیکیشن نہیں ہے اور نہ ہی کوئی اخبار جاری ہے کل روس میں زندگی عموماً کالعدم ہے۔ تمام مدارس۔ کوالج اور دارالعلوم بند ہیں ٹیلیفون اور ٹیلیگراف میں سٹرائیکس کی وجہ سے اسکو قطعاً کٹ گیا ہے۔ اور فن لینڈ بھی عملی طور پر سلطنت سے علیحدہ ہوگیا۔ قصبوں کی انتظامی مجالس اپنی حفاظت کے لئے میلیشیا قایم کر رہی ہے۔ وارسا میں تیس ہزار پیادہ فوج اور پانچہزار سوار اور بکصد توپیں ہروقت تیار رہتی ہیں کہ مبادا کسی قسم کی مخالفت ہو اور اسکو فرو کیا جاوے تمام اشہار میں سٹرائیک سوومنٹ کی حمایت میں جلسہ ہو رہے ہیں۔ مگر جماہیر اور افواج میں تا حال کوئی سخت مقابلہ نہیں ہوا ہے ؛

معجزات مسیح۔ مصنفہ پادری طالب الدین صاحب بی۔ اے لاہو قیمتی عمر مجلد دوروپیہ پنجاب ریلیجس بک سوسایٹی سے حاصل ہو سکتی ہے۔ صفحہ ۴۰۰ سے زیادہ ہیں کاغذ لکھائی۔ چھپائی عمدہ ہے۔ واللہ! کتاب کیا ہے وہ تو ایک سلک گوہر نایاب ہے جس کا ایک ایک فقرہ در ناسفتہ ہے۔ لال کی طرح اس کے ہر ایک پہلو سے معجزات وقانون قدرت کی موافقت مسیحی مذہب کی حقیقت اور نیز اس کا ایک الٰہی مذہب ہونا وغیرہ وغیرہ کرنیں مسیح کی قدرت اور محبت ہمدردی و رحمت سرور سرمدی اور سعبت ابدی۔ اور نعمتہائے لازوال کی برکات باکمال کا نور اور چمک لئے ہوئے آفتاب عالمتاب کیطرح سپہر مذہب عیسوی میں چمکتی ہے۔ ہر مسیحی کے لئے عموماً اور منادوں کے لئے خصوصاً گنج بے بہا ہے۔ نبرد آزمائے معرکہ مباحثہ و مناظرہ کے لئے دو دھاری تلوار۔ بوستان مذہب عیسوی کے سیّار کے لئے نگہت خوشگوار دہر تیرہ و تار کے لئے آفتاب پُر انوار۔ عاشقان عشق حقیقی اور طالبان مطالب و معانی کے لئے معشوق خوش رخسار اور کاشف اسرار ہے۔ مولف صاحب نے اسکی تالیف میں محنت شاقہ اٹھائی ہے ہر قسم کی کتبہائے متعلقہ کی اس کتاب میں مطالعین کو سیر کرائی ہے۔ تمام معجزات مسیح کو علی الترتیب رکھا ہے اور اُسکی تشریح و توضیح کی ہے اور آخر میں ہر معجزہ سے عمدہ عمدہ اخلاقی اور روحانی نتایج اخذ کئے ہیں۔ انکے شروع میں ۱۰۰ سے زیادہ صفحوں کا ایک مقدمہ کتاب ہے جس میں معجزات کی حقیقت اور امکان اور مقاصد پر مفصل اور مدلل بحث کی ہے۔ غرضیکہ یہہ

لیموں کا استعمال۔ نہایت ترش عرق لیموں کو پانی میں آمیز کرکے غرغرا کرنے سے حلق کے زخم اور خارش رفع ہو جاتی ہے۔ اگر ایک پیالہ سیاہ کافی میں آدھے لیموں کا عرق آمیز کرکے پیا جاوے تو مرض صدع کو دور کرتا ہے۔ نیبو کا عرق اور نمک ملا کر لوہے کی کسی شئے پر گھسنے سے اس کا زنگ دور ہو جاتا ہے۔ متفرق پھلوں سے ہاتھوں پر جو داغ پڑ جاتے ہیں اگر لیموں کے عرق سے دھوئے جائیں تو ہاتھ صاف ہو جاتے ہیں۔ سخت ترش لیموں کو کھانے سے پہلے تناول کرنے سے سفراوی طبیعت رفع ہو جاتی ہے۔ درد جہ میں لیموں کا عرق ڈالکر دھی جالو اور اسکو درد کے مقامات پر باندھو تو وجع المفاصل رفع ہو جاتا ہے۔ عرق لیموں کو کھانڈ میں خوب ملا کر کھانے سے سخت کھانسی جاتی رہتی ہے۔ اگر سونے سے پہلے لیمونیڈ گرم کرکے پی لیا جاوے تو پھیپھڑے میں سردی نہیں لگتی۔ عرق لیموں میں کپڑا تر کرکے کسی زخم یا چاقو سے کٹے ہوئے زخم پر رکھنے سے اس کا خون بند ہو جاتا ہے۔ عرق لیموں کو ایسے میوہ جات کے عرق میں ڈالدیں جو جلدی سے منجمد نہیں ہو جاتے تو وہ عرق فوراً جم جائیگا۔ چار پسے ہوئے لیموں کا سفوف تین چھٹانک الکوحل میں تین ہفتوں تک ڈال چھوڑو۔ بعد ازاں اس بوتل میں سے تمام پانی گرا دو اور بوتل کو خوب بند کر دو تو نہایت عمدہ نیبو کا ست بنجائے گا۔ ایک پیالہ میں پاؤ بھر چینی اور لیموں کا پسا ہوا چھلکا اور ایک نیبو کا عرق اور نصف پیالہ کھولتا ہوا پانی ڈالنے سے لیموں کی شربت بنجاتی ہے۔ لیموں کا ایک ٹکڑا ایک گلاس چاء میں ملانے سے روسی چاء بنجاتی ہے؛

عظام چین کے خیالات مسیحیت پر گذشتہ

ماہ مئی میں چین کے شہر ننگپو میں مسیحیوں کی ایک بڑی بھاری کنونشن ہوئی اور اُس ملک کے ہر اطراف سے مشنری صاحبان اور دیگر خادمان دین دیسی اور ولایتی فراہم ہوئے۔ انکی تعداد ۱۲ سے ۱۳ سو تک تھی۔ بڑے بڑے مسیحی علماء و فضلا نے لکچر اور درس دیئے۔ درسگاہ اگرچہ بانسوں کے مچانوں سے ترکیب یافتہ تھا تو بھی عمدہ عمدہ سامانوں اور چینی لالٹینوں سے آراستہ اور دیگر موزون چیزوں سے مرصع تھا اس کے اوپر طرح طرح کے قومی جھنڈے لہرا رہے تھے۔ انوقت درسگاہ میں ایک سماں بندھ رہا تھا۔ اس کنونشن میں تین عظام چین کو بھی دعوت دیگئی تھی۔ انہوں نے بخوشی اس دعوت کو قبول کیا۔ ڈاکٹر اسمتھ صاحب نے "ہمارے ملک اور سلطنت کے ساتھ ہمارے کیا فرایض ہیں" پر ایک دلچپ اور لرزا دینے والا درس دیا۔ اس درس کے اختتام پر ان تینوں سربرآوردگان ذیشان نے یکے بعد دیگرے سامعین سے شیرین الفاظ میں خطاب کئے اور ڈاکٹر اسمتھ صاحب کے لکچر کی اُن سے سفارش کی اور بار بار فرمایا کہ بائبل کی تعلیمات حق ہیں اور لوگوں کو ان تعلیمات کی پیروی پر مجبور اور آمادہ کیا۔ تاؤتی یعنی پریفکٹ اور ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے کہا کہ "ہم لوگوں سے برتر ہیں لیکن ہم سب آسمانی باپ کے فرزند ہیں"۔ یہہ تینوں معزز صاحبان جلسے کے اختتام تک رہے۔ دوسرے دن پہر کو ان تین افسران نے تائی تل کے ساتھ جو اس صوبہ کا اعلیٰ ترین جنگی افسر تھا تمام مشنری جماعت کو جسمیں ۵ سو مرد اور عورت ہر دو شامل تھے انکے چیپل میں ضیافت دی۔ کنونشن کیطرف سے ان افسران کو خوبصورت جلد والی عمدہ سی تین جلدیں نئے عہد نامہ کی نذر کی گئیں۔ کنونشن نے باشندگان ننگپو کے سامنے خدا کی بادشاہت کی اور کلیسیا کی ترقی کا اعلان ایسے کامیاب طور پر دیا جس کا پہلے نشان دگمان بھی انکو نہ تھا؛

سودیشی تحریک پر ایک پادری صاحب کی تائید۔ ہمارے مسیحی بھائی عموماً اور پریسبٹیرین کلیسیا کے مسیحی خصوصاً پادری آر میین صاحب ڈی۔ ڈی پرنسپل پروفیسر مشن کالج لاہور سے بخوبی واقف ہونگے۔ آپ نے ہند میں مدت تک رہ کر ہندوستانی بھائیوں سے کچھ ایسا انس و تعلق پیدا کر لیا ہے کہ ہندوستانیوں کے بصد جان قربان ہیں اور دیسی کاموں میں بہت کچھ انٹرسٹ لیتے ہیں۔ آپ نے ۱۲ر اکتوبر کی شام کو فورمن کرسچن کالج کے طلباء کی ایک سودیسی تحریک سے ہمدردی اور اتفاق رائے ظاہر کرنیوالی میٹنگ میں فرمایا کہ "چونکہ ہندوستان میں دیر تک رہنے کے سبب سے میں بھی ایک ہندوستانی بن گیا ہوں۔ اس لئے میں بھی اس تحریک کا مؤید ہوں"۔ اسی طرح اور علاقوں سے خبریں آتی ہیں کہ مسیحی لوگ بھی اس تحریک میں شامل ہیں وائی۔ ایم۔ سی۔ اے لاہور کے مسٹر ٹربنر صاحب نے ایک جلسہ میں فرمایا کہ "سودیسی تحریک ایسی تحریک ہے۔ جسکو پرورش دینا ایک ہندوستانی کا اخلاقی فرض ہے"۔ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ حب الوطنی کے لحاظ سے اور اپنی قومی ترقی کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنے دیس کی ہر ایک شئے کو فروغ و ترقی دینے میں ہم مسیحیوں کو بھی بڑا بھاری حصہ لینا چاہئے۔ اگر مسیحی جماعتیں اُن باتوں میں جو انکی قومی اور مجلسی ترقی و بہبودی کے لئے اشد ضروری ہیں کچھ انٹرسٹ نہ لیں اور عمل سے اسکو نہ دکھلا دیں تو اُس بڑی بھاری دینی اور مجلسی تحریک میں جو عنقریب ہونیوالی ہے جس کا ابھی اخباروں میں چرچا نہیں مگر در اصل وقوع میں آ رہی ہے اور جا بجا اس کے لئے تحریک دیجا رہی ہے کس طرح حصہ لے اور کامیاب ہو سکینگے۔ ہماری دانست میں اس کام کے لئے سودیشی تحریک میں خیال اور زبان اور عمل ہر سہ سے شریک ہونا لازمی امر ہے اور رفتہ رفتہ سب کچھ دیسی ہو جائیگا۔ وہ تجویز جسکا ہم نے اشارہ کیا ہے

اُس کا ذکر ہم فی الحال بدیں ناظرین کریں گے کیونکہ وہ تا حال ایک حد تک مخفی ہے۔ اور جب تک وہ قابل اعلان نہو ہم اُسکو مشہور کرنا نہیں چاہتے۔ گمان غالب ہے کہ جلد وہ انتظام مشہور ہو جائیگا۔

جاپان کی حیرت افزا ایجادیں

جاپان نہ صرف تہذیب اور دیگر امور میں ہی مغربی دنیا کا ہمپلہ ہوگیا ہے بلکہ ایجادوں میں اس کو خاص ملکہ حاصل ہے۔ اُس کی ایجادیں نہ صرف اسکی ہی سلطنت کے لئے مفید تصور ہوسکتی ہے بلکہ امریکہ اور یورپ کے استعمال کے لئے بھی نہایت مفید ہے اور وہاں کے موجدوں نے انکو نہایت ہی پسند کیا اور عزت کی نگاہوں سے دیکھ رہے ہیں۔ اُن بہت سی ایجادوں اور حیرت اور اختراعات میں سے مشتے نمونہ از خروارے ذیل کے ہیں۔

(۱) بارود بے دود۔ یعنی جس بارود میں دھواں مطلق نہیں ہے۔ اِس بارود میں مشک کافور کا ایک بڑا جزو آمیز ہے جو جزایر فارموزا سے بہم پہنچتا ہے۔ اس کے موجد جاپان کے ایک پروفیسر صاحب مسمی شیموز ہیں اور انہیں کے نام سے یہہ بارود مشہور اور نامزد بھی ہے سخت ترین ضرب پہنچنے سے اسمیں آگ نہیں لگتی۔ تار پین کے تیل کیطرح جلتا ہے اور پانی سے باآسانی بجھ سکتا ہے۔ اور البا طاقتور ہے کہ لوہے کے دو انچہ موٹے پتھر پر بچھا کر آگ دینے سے وہ چھلنی کی طرح پاش پاش ہوجاتا ہے۔ اور چھہ انچ کے گولے کو ذرہ ذرہ کر کے ہر سمت میں منتشر کر دیتا ہے۔

(۲) ایک قسم کی بحری سرنگ بھی جس کا نام روڈا ہے اسی ملک کی ایجاد ہے۔ یہہ سرنگ خود بخود دریا تی میں چلی جاتی ہے اور اپنے ساتھ اس قدر مصالحہ لیجاتی ہے کہ جس جہاز سے وہ ٹکرا جاوے اسکو چشم زدن میں خطرناک طور پر بالکل برباد کر دیتی ہے۔

(۳) صیغہ زراعت میں بھی حیرت افزا ایجادیں اور معلومات دریافت کی ہیں جن سے اِس فن میں نمایان ترقی اور کامیابی ہو رہی ہے۔

(۴) صنعت و حرفت میں وہ قریباً سب سے گوے سبقت لے گئے ہیں۔

ان اور دیگر اسی قسم کے بیشمار ایجادوں اور معلومات سے جاپان نے نہ صرف پبلک پر بلکہ تمام سلطنتوں پر بڑا احسان کر دیا ہے جنکو وہ جنگ کے وقت استعمال کرکے فایدہ اور کامیابی حاصل کر سکتے ہیں۔ خصوصاً جاپان کی دولت اور معاہدین سلطنتوں کو اِن سے بہت سا نفع حاصل ہوسکتا ہے۔

لیڈی کرزن صاحبہ کا آخری جلسہ

۱۷ ماہ گذشتہ کو لیڈی کرزن صاحبہ نے اپنے ڈفرن فنڈ اور وکٹوریہ میموریل سکالرشپ کا آخری جلسہ منعقد کیا۔ اِسمیں کئی ایک دلچسپ اور پُر اثر تقریریں ہوئیں از انجملہ سر اے آرنٹل صاحب کی تقریر بڑی اعلیٰ درجہ کی اور لیڈی صاحبہ کے شکر گذاری سے پر تھی۔ آپ نے اثنا تقریر میں فرمایا کہ اس فنڈ سے جو بیمار زیر علاج تھے انکی تعداد ۱۴ لاکھ ۴۴ ہزار سے ۱۸ لاکھ ۱۵ ہزار پانچو تک پہنچ گئی ہے یعنی ۳۶۷۰۰۰ کا اس میں اضافہ ہوا۔ وکٹوریہ میموریل سکالرشپ فنڈ کے متعلق جسکو حضور لیڈی صاحبہ نے سنہ۱۹۰۱ء میں آغاز کیا تھا اسوقت ۹۸۰۰،۷ روپیہ تک سرمایہ ہوگیا ہے۔ اسکی ۱۷ شاخیں ہوگئی ہیں اور اس کے ذریعہ سے اسوقت قریب ۱۶۰ قابلہ تعلیم پا رہی ہیں۔ آپکی عملی دلچسپی اس سے ظاہر ہے کہ آپ ہسپتالوں اور انسٹیٹیوشنوں کا ملاحظہ برابر کرتی رہی ہیں اور نہ صرف یہی بلکہ اس ایسوسی ایشن کے متعلق اپنی پرائیویٹ فیاضی سے کام لیتی رہی ہیں۔ آپ اُن فیوض کا معاوضہ ضرور پائینگے جو آپکی طرف سے اس قدر ہندوستانی مستورات کو پہنچ رہا ہے۔ اس کے بعد سنٹرل کمیٹی نے تقریر کی اور لیڈی صاحبہ نے ان سب کا شکریہ ادا کیا۔

واقعی لیڈی صاحبہ کی یہہ نہایت عمدہ فیاضی ہے جو آپ نے ہندوستانی مستورات پر کیں۔ آپکا خیال ہندوستانی مستورات کی علمی اور عملی ہر دو ترقیوں کی طرف مبذول رہا ہے۔ یہہ فیض ایسا ہے کہ شاید کبھی اسکا انجام نہ ہوگا جبتک کہ سلطنت انگریزی قائم ہے اُنکو اس سے برابر فیض پہنچتا رہیگا۔

حال ہی میں دریافت ہوا ہے

کہ موٹر کار کی کثرت امسال بھونچال کی کثرت کا باعث ہے۔ زمین گول ہے اور گردش کرتی ہے۔ اسکی گردش کا ایک محور بھی ہے اور اس محور کو چکنا رکھنے کے لئے تیل وغیرہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ قدرت نے اس زمینی محور کے لئے بھی اسکے اندر چکنا مہیا کر دیا ہے۔ موٹر کار والے زمین سے اس قدرتی کا تیل لے رہے ہیں کہ اب زمین کے محور کے چکنا کرنے کے لئے اس کے اندرون میں تیل کی بہت ہی قلت پڑگئی ہے اس لئے زمین پر ابھراؤ اور بھونچال بکثرت ہو رہے ہیں۔ اگرچہ تیل کی یہہ قلت نہ صرف موٹر کار ہی کی کثرت پر محمول ہو سکتی ہے بلکہ اسکا ہر ایک قوم خاندان اور مجلس اور دیگر تمام کارخانوں میں بکثرت استعمال مدت سے ہو رہا ہے۔ اور اب تو حالت ایسی ہوگئی ہے کہ شاید اس کے بغیر گذر بھی مشکل سے ہوسکیگی۔ تیل آج ہی سے نہیں بلکہ مدت سے زمین میں سے نکالا جا رہا ہے۔ اس کا نتیجہ آج ظہور میں آیا۔ اگر یہہ بات سچ ہے تو دنیا کے بحال رکھنے کے لئے تیل کی برآمدگی بالضرور بند کرنا پڑیگا۔ زمین پر بھونچال نہ آویں یا بہت کم ہوں۔ اگر حالت یہی رہی تو قیاس کیا جا سکتا ہے کہ ایک زمانہ ضرور آئیگا جبکہ زمین کو اس قلت روغن سے سخت صدمہ پہنچیگا۔ جس سے دنیا کا آباد رہنا محال ہوگا۔

مُراسلات

نمبر ۱۳

خاندانی پرستش کا طریقہ

"لیکن میں اور میرا گھر جو ہے سو ہم خداوند کی بندگی کرینگے"۔ یشوع ۲۴ : ۱۵ ؛

یہہ باتیں یشوع نے ان فرقوں سے کہیں جو یروسلم میں جمع ہوئے تھے۔ جو سلوک خدا نے ان لوگوں کے ساتھہ ابراہیم سے لیکر اسوقت تک کیا تھا اس کا مختصر بیان کر کے اس نے انکو نصیحت کی خداوند سے ڈریں اور صاف دلی اور سچائی سے اسکی خدمت کریں"۔ اگر خداوند کی بندگی کرنا تمہیں برا معلوم ہو تو خیر آج کے دن تم اسے جسکی تم بندگی کروگے اختیار کر دیا تو اُن معبودوں کی جنکی بندگی تمہارے باپ دادے نہر کے پار کرتے تھے یا اموریوں کے معبودوں کو جنکی سرزمین میں تم بستے ہو لیکن میں اور میرا گھرانا جو ہے سو ہم خداوند کی بندگی کرینگے ؛

اور لوگ جو چاہیں سو کریں لیکن یشوع ظاہرہ اور دلیری کے ساتھہ اپنے آپکو سچے خدا کی خدمت میں سپرد کرنیکو تیار تھا۔ اس نے اس سے بھی زیادہ کیا اُس نے نہ صرف اپنے ہی لئے کہا بلکہ اوروں کے لئے بھی اُس نے وعدہ کیا کہ اس کا خاندان یعنی اُس کے گھر کے لوگ بھی اُسی کی مانند خدا کی بندگی کرینگے یشوع نے خاندانی بندگی کا قول وقرار کیا بیشک کل گھرانے کا خدا کی خدمت کرنیسے مطلب یہی تھا کہ وہ بعض ظاہری رسومات کو ادا کرینگے وہ اپنے قول وقرار کو ہرگز نبھا نہ سکتا اگر اس کے خاندان میں کوئی ایسی بات نہ ہوتی جسے ہم خاندانی عبادت کہتے ہیں ؛

پچھلے باب میں میں نے چند سبب بیان کئے ہیں اس بارے میں کہ گھر میں خاندانی عبادت کا ہونا کیوں ضرور ہے اب میں خاندانی عبادت کے طریقے پر کچھہ کہنا چاہتا ہوں یعنی اسپر کہ خاندان کس طور پر خدا کی بندگی کر سکتا ہے ؛

جب کسی نے فیصلہ کر لیا ہے کہ وہ اور اس کا خاندان خداوند کی بندگی کرینگے تو اس مضمون کے بہت بھاری ہونیکی وجہ سے اُسے لازم ہے کہ وہ بڑی فکر کے ساتھہ اسپر سوچے۔ راستی سے اس پر غور کرے اور دل سے کوشش کرے کہ اسکی خاندانی عبادت خدا کے مقبول ہونے کے لئے مفید ہے۔ اور اس کے کل خاندان کے لئے روزانہ برکت کا باعث ٹھہرے یہہ اس لائق ہے کہ اس کے لئے تکلیف اٹھائی جاوے اور وقت صرف کیا جاوے ؛

خاندانی عبادت بائبیل پڑھنے دعا مانگنے اور اگر ممکن ہو تو گیت گانے کے بغیر نامکمل ہے لیکن اگر کسی نہ کسی وجہ سے تم ان سب پر عمل نہیں کر سکتے تو کچھہ حصے ہی پر عمل کرو۔ اگر تم دیکھتے ہو کہ تم اپنے ہی الفاظ میں دعا مانگ نہیں سکتے ہو تو خداوند کی دعا مانگ لو یا تو اکیلے مانگو یا کل خاندان ملکر تمہارے ساتھہ مانگے اگر تم دیکھتے ہو کہ تم گھٹنے ٹیک کر دعا نہیں مانگ سکتے تو کل خاندان کو دن میں ایک دفعہ جمع کرو اور خدا کے کلام کا کوئی حصہ یا تو خود پڑھو یا ان میں سے کسی سے پڑھوا یا اُسے ہر روز ایک گیت گواؤ یا ان سے ایک بائبل کی آیت کھانے کے وقت سنو کچھہ تو کسی نہ کسی طریقہ سے کرو تاکہ ظاہر ہو کہ تمہارا اور تمہارے خاندان کا مطلب خدا کی پرستش کرنے کا ہے اور جو کچھہ تم کرتے ہو سو بے خوف ہو کر دلیری کے ساتھہ بغیر کسی کے سامنے۔ عذر خواہی کرنے کے کرو۔ ہمیں خدا کی خدمت کرنے کے لئے کبھی عذر معذرت نہیں کرنی چاہیئے ؛

چاہیے کہ خاندانی پرستش کا مقصد ہمارا رہنما ہو کہ وہ کسطریقے سے ادا کی جاوے مقصد یہی ہے کہ ہم اپنے خالق کی پرستش کریں اور اسکی رحمتوں کے لئے اسکی حمد و شکر گذاری بجالاویں اس کے فضل کے لئے اس سے التجا کریں۔ اس کا کلام پڑھیں اور اسے اپنے دلوں میں نقش کریں۔ اسکی نیکیوں کی بابت گفتگو کریں اور ان ذریعوں سے خاندان کے کل شرکا کے اوپر دینی اور روحانی اثر ڈالیں ؛

ریویو

الفُرقان مُسمّی بہ مذہبِ اسلام

مندرجہ بالاعنوان کا رسالہ میرے سرسری مطالعہ میں گزرا اسمیں بنص صریح سے دکھلایا گیا ہے کہ اسلامیہ اصول اور قصص مندرجہ قرآن کا ماخذ اور منقول عنہ بائبل ہے نیز قرآن سے استخراج کیا گیا ہے کہ عیسائیوں کی کتاب القدس (بائبل) غیر محرف ولاتبدیل ہے دوران بحث میں تہذیب کو باالالتزام نبھایا گیا ہے جمیع اوراق ناملائم اور بیجا حملوں سے مبرا اور صاف ہیں محمدی متلاشیوں کے لئے سچا ہادی اور آن مبشرین کے واسطے جو براہ راست قرآنی مضامین پر عبور اور ملکہ نہیں رکھتے ہیں کارآمد اور مفید کتاب ہے قریباً کل دعاوی اور تمام مطالبات کا ثبوت واستدلال قرآن سے ہے بدینوجہ کل فرقہائے محمدیہ مثل سنی وشیعہ وقدریہ وجہمیہ وغیرہ کے شائقین محققین کو یکسان مفید اور عام پسند صحیفہ ہے اگر اس کا فارسی ترجمہ ایران وتوران وممالک میں شایع ہو جاوے تو امید ہے کہ بہ نسبت ہند کے ان ممالک کے زیادہ باشندگان کو زیادہ فایدہ ہوگا کاغذ معمولی تحریر خوشخط مطبوعہ مشن پریس لودیانہ من تالیف پادری غلام مسیح پاسٹر انبالہ شہر

حال پاسبان کلیسائے دہرہ بقیمت چھ آنہ مولف موصوف سے دستیاب ہو سکتا ہے۔ قیمت بلحاظ حجم کتاب کے کم ہے۔ راقم گنگا پرشاد

کاشف الاسرار

مولفہ و مصنفہ

پادری ٹامس ہیول صاحب پاسبان کلیسا چرچ آف انگلینڈ لاہور انارکلی

نام دیکھکر تو ہمارے ناظرین خیال کرینگے۔ کہ نہ معلوم کون سے اسرار پادری صاحب نے کشف کئے ہیں جو آج تک سربستہ تھے۔ اور نہ معلوم کسقدر حجم کی کتاب ہوگی جس کا ایسا نام رکھا گیا ہے۔ واضح ہو کہ یہہ ۱۸ صفحہ کا رسالہ پادری صاحب موصوف نے اس مشہور پیشگوئی کے کشف کرنے کو لکھا ہے۔ جس کا ذکر دانیل کے نویں باب میں ہے۔ انگریزی تفسیروں میں تو اس کا بیان مفصل ہے۔ اور اسکی تشریح کی گئی ہے۔ انہی کی امداد سے ہمارے پادری صاحب نے اردو خوان مسیحیوں پر یہہ احسان کیا ہے۔ کہ اردو میں اس پیشگوئی کے ۷۰ ہفتوں کی تشریح بڑی خوبی سے کر دی ہے۔ مجھے امید ہے کہ بہت مسیحیوں کو اس سے فائدہ ہوگا۔ خصوصاً منادوں کو۔ بشرطیکہ وہ تواریخ سے بھی واقف ہوں۔ کیونکہ جبتک وہ عزرا سے لیکر یا دانیل سے لیکر یروشلم دہیکل کی بربادی تک کی تواریخ سے آگاہ نہ ہوں۔ ہفتوں کا مطلب سمجھ ہی نہیں سکتے۔ میں تو خیال کرتا ہوں۔ کہ کسی پیشگوئی کی تعبیر کرنی کوئی لڑکوں کا کھیل نہیں۔ اِس کے لئے بڑی عالمانہ و مورخانہ معلومات ہونی چاہئے۔ پادری صاحب نے عمدہ تواریخی تشریح سے اس بات کو ثابت کیا ہے کہ کیونکر یہہ ہفتے خداوند مسیح عالم تک پورے ہوتے ہیں۔

کسی پیشگوئی کی تعبیر و تشریح یقینی طور پر بیان کرنا نہایت دشوار ہے۔ چنانچہ پادری صاحب کا پہلا بیان خداوند مسیح کی صلیب تک تو بلا عذر ماننے کے قابل ہے۔ لیکن آخری بیان جو ۱۴ اور ۱۵ صفحوں پر ہے۔ وہ صرف قیاسی طور پر کھینچ تان کر لگایا گیا ہے۔ تواریخی طور پر وہ اسکو ثابت نہیں کر سکے کیونکہ پیشگوئی کا آخری حصہ مسیح کی موت تک ختم ہوتا ہے۔ لیکن آپ کے بیان کے بموجب قیاسی وخیالی طور پر تو اُسی وقت لیکن واقعی طور پر طیطس شہزادہ کے وقت پورا ہوا۔ اور پیشگوئی کے مطابق بھی ایسا ہی ہے لیکن تعبیر میں صرف قیاسی تجویز پیش کی گئی ہے۔ اگر پادری صاحب ذرا اور محنت وکوشش کر کے اُس کو تواریخی طور پر ٹھیک ملا دیتے تو بڑا احسان کرتے شائد اس سے بہتر ہو بھی نہ سکتا ہوگا۔ ورنہ وہ فرق رکھنے والے بندے نہیں۔ اگر پادری صاحب مہربانی سے دانیل کی ایک مدت اور آدھی مدت کی پیشگوئی کی بھی تشریح اس طرح کر دیں تو بڑا احسان کریں۔

یہہ ۱۸ صفحہ کا خوشخط ڈمی کاغذ پر مطبوعہ رسالہ مصنف صاحب سے بقیمت ۱ر لاہور انارکلی کے پتہ پر ملسکتا ہے۔ راقم واعظ

سودیشی وستو

عموماً ہندو اور مسلمان اہل الرائے اس بات پر زور دیا کرتے ہیں۔ کہ ہندوستانی مسیحی ہر بات میں ہم سے الگ رہتے ہیں۔ یہہ اپنے آپکو ایک تیسری قوم بناتے ہیں۔ عملی طور پر یہہ بات بالکل غلط ہے۔ ہم مسیحی ہر نیک کام میں ان کے ساتھ ہیں۔ اور اپنے آپ کبھی الگ ہونا پسند نہیں کرتے۔ وہ ہمکو الگ کریں تو کریں۔ لیکن ان کے واہیات کھیل تماشوں بیہودہ رسموں۔ بت پرستی کی کارروائیوں۔ بیہودہ جوش جھوٹے ملکی گھمنڈوں میں شریک نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ ان باتوں کو ہم گناہ سمجھتے ہیں۔ لیکن بہتر اور ملکی فائدہ کی باتوں میں ہم اُن کے شریک ہیں۔ لیکن جب بہتر باتوں میں بھی وہ اعتدال سے گذر جاتے ہیں۔ تو پھر ہم کیا کریں۔ کیونکر ان کے شامل حال ہوں۔ اب اسی سودیشی وستو کے معاملہ کو دیکھ لیجئے۔ کہ تمام سمجھدار مسیحی اس بات سے متفق ہیں کہ اپنے دیس کی چیزوں کو استعمال کریں۔ اس بات میں نہ صرف بنگالی مسیحی عورات نے پیشقدمی کی بلکہ پنجابی مسیحیوں نے بھی اس کام میں اُنکا ہاتھ بٹانا شروع کر دیا۔ گذشتہ ہفتہ میں ایک معزز سرکاری عہدہ دار مسیحی کے ہاں مہمان تھا۔ تو میں نے دیکھا۔ کہ وہ چاء میں بجائے انگریزی کھانڈ کے دیسی کھانڈ کا استعمال کرتے ہیں جو انہوں نے کبھی نہ کیا تھا۔ دور کیوں جایئے اپنے نامہ نگار ہی کو دیکھئے۔ کہ سوائے پگڑی کے تمام کپڑے دیسی ساخت کے ہیں۔ لیکن ہم اِن لوگوں کا کیا ساتھ دیں کیا اس بیہودہ جوش وخروش میں شامل ہوں جو بغاوت کی صورت رکھتا ہے۔ ہم بادشاہ اور اس کے مقرر کردہ حاکموں کے خلاف ایسی نالائقی میں ہرگز شامل نہ ہونگے۔

یہہ ایسے برے دل کے لوگ ہیں۔ کہ اُن کے ساتھ بھلائی کے کام میں بھی شامل ہونا گناہ نہیں تو خطا میں کسی قسم کا شک نہیں۔ اِن کے دل ایسے گندے ہیں۔ کہ پولیٹیکل اور ملکی معاملات کو بھی مذہبی رنگ دیدیتے ہیں۔ غضب تو انکو لارڈ کرزن صاحب بہادر کی پالیسی تقسیم بنگال پر اور تضحیک بائبل کی کیجاتی ہے۔ آپ نے دیکھا ہوگا۔ جو لارڈ کرزن کی انجیل اِن بنگالیوں نے لکھی جسکو قریباً ہر اخبار نے نقل کیا۔ اور انجیل (کلام خدا) کا مضحکہ اڑایا۔ میں یقیناً کہتا ہوں۔ کہ یہہ لوگ سچائی اور راستبازی کے دشمن ہیں۔ انکو صدق سے واسطہ نہیں۔ اگر اسی طریق

ہر کوئی مسیحی گرنتھ کے واک۔ یا قرآن کی سورتیں یا وید کے شلوک لکھدیتا۔ تو قیامت آجاتی سودیسی دستو کا جھگڑا مذہبی رنگ میں بدل جاتا۔ لیکن چونکہ مذہب سے کسی قسم کا واسطہ گورنمنٹ کو نہیں۔ گورنمنٹ ان لوگوں سے کلام خدا ٹھٹھوں میں اڑواتی ہے۔ اور تماشا دیکھتی ہے۔

ان لوگوں نے ذرا خیال نہ کیا۔ کہ ہم جو بائبل کو تمسخر میں اڑاتے ہیں۔ اس کا اثر ہندوستانی مسیحیوں پر کیا ہوگا۔ وہ اس کام میں ہمارے ساتھی کیسے ہونگے خیر ہم تو یہہ جانتے ہیں۔ کہ ہندوستان کے دن برے ہیں ابھی اور اس نے ذلیل ہونا ہے۔ اس لئے اس کے سیدھے کام بھی الٹے ہو جاتے ہیں۔ ہم مسیحی انکی بغاوت آمیز باتوں میں ہرگز شامل نہ ہوں گے۔ بنگالیوں کا جوش حد سے گذر گیا ہے۔ وہ انکو کیا فائدہ دیسکتا ہے۔ سوائے نقصان کے یہہ کیا حاصل کرینگے۔ اتفاق اسمیں رہنا نہیں اگر آپ ہی ٹھنڈے ہو کر بیٹھ جائینگے۔ آرام اطمینان سے کام کریں تو کچھ بھلائی کی امید بھی ہو۔ خدا انکی ہدایت کرے۔ میں اپنے مسیحی بھائیوں کی خدمت میں کلام الٰہی کا سنہلا قانون پیش کرتا ہوں۔ اس کے مطابق عمل کرنے سے دھوکا نہ کھائینگے۔

سب باتوں کو پرکھو۔ بہتر کو اختیار کرو ؛

راقم۔ ابو الفضل

حضور پرنس آف ویلز کی تشریف آوری لاہور کے موقع پر آتشبازی۔ روشنی اور راستوں کی آرائش وغیرہ کے لئے تیس ہزار روپیہ کے خرچ کا تخمینہ کیا گیا تھا اس میں سے دس ہزار میونسپل کمیٹی نے دیا اور باقی کے لئے چندے کی تجویز تھی۔ مگر آنریبل نواب فتح علی خان صاحب رئیس لاہور نے باقی رقم یک مشت ادا کر کے گورنمنٹ پنجاب کو لکھدیا کہ یہہ روپیہ میرے لاہوری بھائیوں کی طرف سے سمجھا جائے ؛

قادیانی کی پیغمبری کی ایک اور ٹانگ ٹوٹ گئی

موت زندگی کے ساتھ لازمی ہے۔ کوئی خوشی سے موت کو قبول نہیں کرتا۔ کسی کی موت پر خوش ہونا حماقت ہے۔ نالایقی ہے۔ ہمیں مولوی عبد الکریم سیالکوٹی کی موت کا بہت افسوس ہے۔ ہم نے بھی مرنا ہے۔ ہم کیوں کسی کی موت پر خوش ہونے لگے۔ البتہ ہمیں اکثر خدا کے کمال پر تعجب آتا تھا۔ کہ باوجود قادیانی کے ایسے کفر کے خدا اس سے باز پرس نہیں کرتا۔ لیکن خدا اپنے سب کام وقت پر کرتا ہے۔ خدا کو یوں منظور تھا۔ ادھر کہ مرزا قادیانی کا جوڑ جوڑ الگ کیا جاوے مرنے سے پیشتر اسی زندگی میں اسکی ذلت بخوبی ہووے اور اس کے دعووں کی بطالت کمال ثبوت کو پہنچ جاوے۔ ناظرین اخبارات مرزا کی الہامی چاریاری کی کونسل کو جانتے ہیں۔ جنمیں ایک حکیم نور الدین صاحب ہیں دوسرے تھے) صاحب بھیروی تھے۔ جو چند روز ہوئے۔ قادیاں سے تائب ہو کر چلتے بنے۔ اب یہہ عبد الکریم صاحب حضرت قادیانی کی الہامی ہنڈیا کے خاص ایندھن تھے۔ انکی بدولت حضرت کی خوب دال گل رہی تھی۔ افسوس کہ یہہ بھی مرزا جی کی کمر توڑ گئے اور جوڑ ڈھیلے کر گئے۔ کہ اب انکا مضبوط ہونا ناممکن ہے۔ خاک اس لئے کہ ۳ ہفتہ کاربنکل کے عارضہ میں عبد الکریم مبتلا رہا۔ دن و رات گریہ و زاری سے مرزا قادیانی صاحب دعاؤں میں لگے رہے۔ بلکہ رات رات بھر عبد الکریم کی صحت کے واسطے دعائیں کرتے رہے۔ اور قریباً ہر روز الہام تازے بتازے۔ اور نئی نئی رؤیتیں اور نوبنو خوابیں عبد الکریم کی صحت کی پیش خبری کے متعلق بیان کیجاتی تھیں۔ بڑے فخر سے الحکم اور بدر میں وہ الہام اور پیشگوئیاں درج ہوتی رہیں۔ بلکہ الحکم نے لکھدیا کہ عبد الکریم کی صحت حضرت مسیح موعود کی مسیحیت کا ایک اور مبین ثبوت دنیا کے سامنے ہوگا۔

واقعی عجیب دعویٰ تھا۔ کیونکہ خدا کو منظور تھا کہ قادیانی کی باطل مسیحیت کا مبین ثبوت دنیا کے سامنے پیش کرے۔ سو خدا نے اس جھوٹے نبی کی نہ سنی۔ اسکو دنیا کے سامنے رسوا کیا۔ عبد الکریم کو نہ صرف صحت ہی عطا نہ ہوئی۔ بلکہ دنیا سے بھی اٹھا دیا۔ کہ تا دلیل کی گنجائش نہ رہے۔ تاہم رو سیاہی پر رو سیاہی پھیر انکی طینت میں ہے۔ اب اسکی بھی تاویلیں ہونے لگیں۔ الحکم کا ایڈیٹر بھی عجیب ہے۔ کہ باوجود اس قدر جھوٹ کی سیاہی کے اب آسپر اور طرہ نقش کر رہا ہے۔ کسی وقت تو شرم کھانی چاہئے۔ عبد الکریم کی موت نے تم سب کی امیدوں کو خاکمیں ملا دیا جس طرح اس نے اپنی زندگی میں بذریعہ اخبارات مرزا کو آسمان پر چڑہایا تھا۔ اب اپنی موت کے ساتھ ہی مرزا کو اپنے ساتھ قبر میں لے گیا ہے عبد الکریم تو واقعی مر گیا۔ اور اپنی موت سے مرزا کی بطالت کا ثبوت دے گیا۔ اس موت سے اب مرزا کا زندہ ہونا ناممکن ہے۔ ہاں جسطرح سے قرآن نے شبہ لہم کے مسئلہ کو ایجاد کر کے خداوند یسوع کی موت و قیامت پر پردہ ڈالنا چاہا۔ ویسے ہی اب کسی نئے شبہ لہم کے مسئلے سے مرزا کو زندہ ثابت کرنے کی کوشش کرینگے۔ لیکن یاد رہے کہ جسطرح وہ قرآنی جھوٹ فروغ نہ پا سکا۔ ویسے ہی اس ترقی کے زمانہ میں یہہ یاروں کی الہام سازی چل نہ سکیگی۔ کیونکہ عبد الکریم بیمار ہوا۔ مرزا نے صحت کی پیشخبریاں کیں الحکم اور بدر گواہ ہیں۔ عبد الکریم مر گیا۔ مرزا جھوٹا ثابت ہوا۔ اخبار شبھ چنتک قادیان گواہ ہے۔ مرزا صاحب اب دام کم اور کسی جا بچھائیے۔

بس ہو چکی نماز مصلا اٹھائیے

راقم نور پوری۔ نامہ نگار

ڈیر اڈیٹر نورافشان

میرے اس چھوٹے سے مضمون کو جو کہ تمام مسیحی بھائی بہنوں کی ضرورت کے موافق ہے جو اسجگہ پر تشریف لاتے ہیں۔ جگہ دیکر بندہ کو ممنون اور مشکور فرماوینگے ٭ ہیں قریب ایک سال سے زیادہ عرصہ گذرا کہ اپنے پیارے منجی کی خدمت اسجگہ پر کرتا ہوں۔ یہاں پر کئی گھرانے مسیحیوں کے ہیں جو برابر اس جگہ پر رہتے ہیں انکی عبادت وغیرہ بھی کرانا اسی فدوی کا کام ہے پرسبیٹیرین چرچ میں چڑھائی کے موقع پر بہت سے مسیحی خاندان اسجگہ پر آجاتے ہیں یہانپر سردی کے موسم میں بہت ٹھنڈ ہوتی ہے اور بہت برف پڑتی ہے ہماری مہربان گورنمنٹ کی طرف سے اس جگہ پر ایک بہت بڑا ہسپتال ہے جسمیں انڈیا کے تمام ولایتی اور دیسی لوگ جنکو پاگل کتا یا پاگل گیدڑ نے کاٹا ہو تشریف لاتے ہیں۔ اور قریب ۲۲ روز انکو اس جگہ پر ٹھہرنا پڑتا ہے۔ گورنمنٹ کی طرف سے بڑے لائق فائق ڈاکٹر صاحبان اسجگہ پر رکھے جاتے ہیں۔ سرکار کی طرف سے ایک بڑا مکان بنا ہوا ہے جسمیں انگریز صاحبان آکر ٹھہرتے ہیں۔ اور کچھ لکڑی کے چھوٹے چھوٹے کمرے بنے ہوئے ہیں۔ جن مین تمام دیسی لوگ جو کہ کچھ غریب ہوتے ہیں ٹھہر جاتے ہیں۔ لیکن جو امیر ہیں وہ بزار میں کرایہ کا مکان لیکر رہتے ہیں۔ جب سے میں اس جگہ پر آیا برابر دیکھتا ہوں کہ ایک یا دو مسیحی خاندان بھی اس جگہ پر آتے رہتے ہیں۔ اور بعض اوقات مسیحی عورتیں جنکے ساتھ کوئی مددگار نہیں ہوتا ہے آجاتی ہیں۔ اس حالت میں وہ بڑی تکلیف پاتی ہیں اور اُن گھروں میں جو کہ اس پاس غیر قوموں سے بھرے ہوتے ہیں بودباش کرتی ہیں اور وہ لوگ اس خیال سے آتے ہیں کہ گورنمنٹ کی طرف سے سب کچھ انتظام ہوگا جیسا کہ اور ہسپتالوں میں ہوتا ہے۔ اور کپڑا اور برتن وغیرہ کچھ ساتھ نہیں لاتے اور بچارے مصیبت زدہ بہت تکلیف پاتے ہیں۔ مسیحیوں کی طرف سے یہانپر کوئی ایسا انتظام نہیں ہے جہان کہ ہمارے مصیبت زدہ بھائی بہن ٹھہر جایا کریں اس لئے میری اُن سب سے یہہ منت ہے جو کہ اس مصیبت کے ذریعے کسولی پر تشریف لاتے ہیں کہ اُن کو ۲۲ روز اس جگہ پر رہنا پڑتا ہے اور اس جگہ پر سردی کے موسم میں بہت ٹھنڈ ہوتی ہے اور برف بھی بہت پڑتی ہے۔ اور جگہ کی بھی تنگی ہے اپنے پورے انتظام سے مسیحی بھائی بہن اسجگہ پر تشریف لایا کریں تاکہ اس جگہ پر اگر وہ تکلیف نہ اٹھاوین ٭

راقم آپکا خیرخواہ ڈبلیو۔ جے الیاس واعظ کسولی
صدر بازار

بقیہ رزولیوشن

گذشتہ اشاعت سے آگے

۱۱- (۵)، زر معاملہ کی معافی کی نسبت گورنمنٹ ہند اس امر کا فیصلہ کرنا لوکل گورنمنٹوں پر چھوڑتی ہے کہ کون سے حکام ہر ایک صورت میں منظوری عطا کرینگے۔ التوائے معاملہ کی نسبت گورنمنٹ ہند کا یہہ پختہ خیال ہے کہ وصولی معاملہ کے التواء کرنے کا اختیار کلکٹر یا کم سے کم صاحب کمشنر کو تفویض ہونا چاہئے یعنی یہہ اختیار کہ تحصیل معاملہ کو باضابطہ حکم جاری کرکے روک دین۔ التواء معاملہ کی مفید تاثیر کو پورے طور پر عمل میں لانے کے لئے یہہ امر نہایت ہی ضروری ہے کہ رقم التواء شدہ کو معرض [illegible] جاوے اور کہ التواء کی نسبت فیصلہ سے ایسے اشخاص کو جنھوں نے کہ دیگر صورت میں معاملہ یا لگان ادا کرنا ہو تاریخ واجب الوصولی سے پہلے مطلع کیا جاوے۔ کمی پیداوار فصل کی غایت حد کا تخمینہ تب تک نہیں کیا جا سکتا جب تک موسم کا بہت بڑا حصہ گذر نہ جائے۔ مقامی تحقیقات میں وقت صرف ہوتا ہے اور اگر لوکل گورنمنٹ کے بورڈ آف ریونیو سے کسی بارہ میں استصواب کرنے کی وجہ اور زیادہ دیر واقعہ ہو تو اس ضروری شرط کو قایم رکھنا قریباً ناممکن ہوتا ہے۔ یہہ طریق کہ بلا اعلان کرنے اس رقم کے جو التواء کی جائیگی محض وصولی معاملہ سے پرہیز کیا جائے جس کا سنہ ۱۹۰۱ء کے قحط کمیشن نے اپنی رپورٹ کے فقرہ نمبر ۲۴۱ میں حوالہ دیا ہے۔ نہایت سخت قابل اعتراض ہے یہہ حالت تذبذب نہ صرف کاشتکار کے لئے مضر ہے بلکہ اس طریقہ سے اچھے مالگذار پر ایک طرح کا تاوان لگتا ہے جو اکثر ایسا نقصان اٹھاکر بھی (جن کے زیر بار ہونے کی اس سے توقع نہیں کی جانی چاہئے) بہ سرعت تمام اپنا معاملہ ادا کر دیتا ہے۔ اور نادہند مالگذار ادائے معاملہ میں التواء معاملہ کی امید پر توقف کرتا ہے اور جب احکام جاری ہوتے ہیں تو وہ روپیہ جو وہ شخص گورنمنٹ کو بلا تکلیف ادا کر سکتا تھا اس سے خرچ ہو جاتا ہے۔ ایسی صورت میں جہان کہ یہہ طریق رائج ہو وقت پر ادائیگی معاملہ کی توقع نہیں کی جا سکتی۔ نہایت مقدم امر یہہ ہے کہ وصولی محاصل کے کام کو شروع کرنے سے پہلے لوگوں کو اس امر سے مطلع کر دیا جاوے کہ انکو کس قدر رقم ادا کرنی ہوگی اور صاحبان زمین اور اہلکاران سرکار کو یہہ معلوم ہونا چاہئے کہ انہوں نے کس قدر روپیہ وصول کرنا ہے اور یہہ احکام اس طرح سے مشتہر کرنے چاہئیں کہ صاحبان زمین اور ان کے مزارعان کو مناسب

وقت پر پہنچ جائیں - یہہ بات درست ہے کہ بعض صوبجات میں ایسے احکام لگان پر قانونی اثر نہیں رکھتے تاوقتیکہ لوکل گورنمنٹ کی پیشگاہ سے باضابطہ طور پر منظور نہ کئے جاویں - لیکن مزارعان جانتے ہیں کہ منظوری حاصل ہو جاویگی اور وہ التوا شدہ حصہ کو ادا نہیں کرتے اور وہ جانتے ہیں کہ گورنمنٹ کی منظوری ایسے وقت پر موصول ہوگی کہ وصولی لگان کے مقدمات نہ بن سکینگے ؛

۱۲ - (۶) جیسا کہ فقرہ نمبر ۸ میں اوپر تصریح کی گئی ہے جونہی کہ یہہ امر واضح طور پر معلوم ہو کہ التوا شدہ معاملہ یا اس کے کسی خاص جزو کا وصول کرنا غیر مناسب ہوگا تو اس رقم کو فوراً معاف کر دینا چاہیئے یہہ بات نہایت غیر مناسب معلوم ہوتی ہے کہ مالگذاران کے سروں پر بہت عرصہ تک معاملہ التوا شدہ بقایا چلا آوے - لہذا گورنمنٹ عالیہ ہند کی رائے میں ایسے معاملہ کو جو تین سال تک حالت التوا میں رہا ہو عموماً بلا پس و پیش معاف کر دینا چاہیئے - ایسے علاقہ جات کی نسبت جن پر معاملہ پورے طور پر تشخیص کیا گیا ہو اور جن کی پیداوار اوسطاً دوامی ہو گورنمنٹ موصوف ایسا قاعدہ منظور فرمانے کے لئے بھی تیار ہے جس کی رو سے کسی خاص موقع پر معاملہ التوا شدہ کی رقم ایک معمولی سال کے مطالبہ سے زیادہ نہ ہو - آخر الذکر صورت میں یہہ نتیجہ نہیں نکلتا کہ جبکہ رقم التوا شدہ حد مذکور سے بڑھ جاوے تو جملہ رقم التوا شدہ کو معاف کر دینا چاہیئے - بلکہ عقلاً صرف اضافہ معاف کرنا چاہیئے - لیکن ایسی مصائب کی صورت میں جبکہ بڑے بھاری التوا کی ضرورت محسوس ہو - اس میں شک نہیں کہ اس سے بھی زیادہ فیاضی عمل میں لانی مناسب معلوم ہوگی - اس مضمون کا ایک قطعی اور عام قاعدہ کہ رقم زیر التوا کبھی بھی ایک سال کے معاملہ سے زیادہ نہیں ہونی چاہیئے قابل اعتراض ہوگا - کیونکہ بہت سے زیر غیر رقبہ جات موجود ہیں جہاں کہ نہری آبپاشی نہیں کی جاتی اور بارش کی مقدار بھی غیر یقینی ہوتی ہے اور جہاں کہ اس غیر یقینی حالت کی وجہ سے معاملہ اس قدر کم تشخیص کیا گیا ہے کہ ایک فی الواقعہ اعلیٰ درجہ کے فصل کے موقع پر لوگ معاملہ مشخصہ کی نسبت بہت کچھ زیادہ بلا کسی قسم کی تکلیف کے ادا کر سکتے ہیں

۱۳ - (۷) سنہ ۱۹۰۱ء کے قحط کمشن نے اپنی رپورٹ کے فقرہ نمبر ۲۸۵ میں یہہ سفارش کی ہے کہ ایسے التوا شدہ معاملہ کی رقم کی نسبت جو کہ فی الفور معاف کیا جانا چاہیئے جلدی فیصلہ کرنا چاہیئے اور بقایا کو دو یا تین سالوں میں وصول کرنا چاہیئے - کمشن موصوف بڑے زور سے اس بارے میں اپنی رائے کا اظہار کرتی ہے کہ وصولی کے لئے اقساط مقرر کرنی چاہئیں - اور ساری رقم کو حکام مقامی کی اقتضائے رائے پر ایک فصل سے دوسری فصل پر نہیں چھوڑ دینا چاہیئے اگر کمشن موصوف کا یہہ مطلب ہے کہ رقم بقایا مالگذاری کی وہ قسط جو کہ کسی خاص فصل کے معاملہ رواں کے ہمراہ موصول کی جاتی ہو مقرر کر دینی چاہیئے اور فصل مذکور کی نسبت وصول معاملہ کے شروع ہونے سے پیشتر اس بارہ میں اعلان کر دینا چاہیئے - تو گورنمنٹ عالیہ ہند کمشن موصوف کی تجاویز سے اتفاق کلی کا اظہار کرتی ہے - لیکن اگر برعکس اس کے کمشن ممدوح کی تجاویز سے یہہ معنی نکلتے ہوں کہ وصولی معاملہ التوا شدہ کی اقساط کو اس وقت مقرر کر دینا چاہیئے جبکہ التوا کا اعلان دیا جاوے تو گورنمنٹ ہند تجاویز مذکورہ کے کلّاً برخلاف ہے - ایسے انتظام سے وہ غرض حاصل نہیں کیجا سکتی جو کہ کمشن موصوف کے مدنظر تھی یعنی مطالبہ کا یقینی ہونا - کیونکہ ایک خراب فصل میں یا کم از کم فصل میں جو ایک ایسی مصیبت کے تھوڑے عرصہ بعد ہوں جس کی وجہ سے خاص امدادی تجاویز کی ضرورت محسوس ہوئی تھی بقایا معاملہ کے کسی حصہ کا وصول کرنا خارج از بحث ہے - علاوہ ازیں قسط کے پیشتر سے مقرر کیئے جانے کی وجہ سے بھی یہہ ایک سخت خطرہ پیدا ہوگا کہ جملہ رقم وصول کی جاوے گی بالالحاظ اس امر کے کہ آیا فصل ایسی تھی کہ یہہ رقم کلّاً وصول کرنی جائز تھی - اس کے سوائے اقساط کے مشتہر کرنے کے باعث ایک غیر معمولی عمدہ فصل سے بھی فائدہ نہیں اٹھایا جا سکتا جبکہ زیادہ تر بڑی رقم جو کہ بلا کسی قسم کی دقت کے ادا کی جا سکتی ہے وصول کیجاتی - اس وجہ سے گورنمنٹ عالیہ ہند اس تجویز کو بھی پسند نہیں فرماتی کہ کسی قسط رواں کے ساتھ بقایا التوا شدہ کے ایک خاص تناسب سے زیادہ وصول نہیں کرنا چاہیئے - وہ رقم بقایا جو کسی خاص قسط کے ہمراہ وصول کی جاتی ہو بلحاظ پیداوار فصل اور حالت رعایا وصولی قسط کے شروع ہونے سے پہلے مقرر اور مشتہر کرنی چاہیئے - اور صاحب کلکٹر کو اس امر کا پابند ہونا چاہیئے کہ کسی فصل کی نسبت پہلی قسط واجب الادا ہونے سے چند ہفتہ پیشتر اس رقم کی بابت رپورٹ کریں جو کہ وہ مطالبہ التوا شدہ میں سے وصول کرنی تجویز کرتے ہوں - بلحاظ اس زمانہ کے جس کی ایک کاشتکار کو خراب موسم کی تاثیرات سے ہوش سنبھالنے کے لئے ضرورت پڑتی ہے گورنمنٹ ہند اس اصول کو منظور کرنے کے لئے تیار ہے کہ بالعموم کوئی التوا شدہ معاملہ وصول نہیں کرنا چاہیئے تاوقتیکہ قحط زدہ علاقہ میں ایک اوسط درجہ کی فصل قحط گذرنے کے در و نہ ہولے ؛

۱۴ - (۸) تحصیل معاملہ کی نسبت کارروائی کرنے میں گورنمنٹ کو اکثر کاشتکاران اراضی کے ساتھ سابقہ پڑتا ہے - دراصل ادائیگی معاملہ کا انحصار انہی لوگوں پڑتا ہے - گو کہ گورنمنٹ اور ان لوگوں کے درمیان کوئی

صاحب زمین یا چھوٹا زمیندار ہی واسطے کیوں نہ ہو اُن لوگوں کی خوشحالی جو ہندوستان میں زمین کاشت کرتے ہیں اکثر ملک اور رعایا کی رفع الحالی کے ہم معنی ہے اور اگر فصل میں ناکامیابی اس قسم کی نہ ہو کہ اُس کی رو سے کاشتکار کو امداد کی ضرورت پڑے تو یہہ اس قسم کی بھی نہیں ہوگی کہ اس کے لئے ادا کنندہ معاملہ کی امداد ضروری ہو اسی بنا پر گورنمنٹ عالیہ ہند اس اصول کو قائم کرنا چاہتی ہے کہ ادا کنندہ معاملہ کو بالعموم کوئی امداد نہیں دینی چاہئے تاوقتیکہ اس بارہ میں خواہ بذریعہ قوانین اور خواہ بذریعہ احکام انتظامیہ تشفی نہ ہوئیوے کہ نسبتاً امداد اراضی کے فی الواقع کاشتکار یا کم از کم جماعت رعیت کے رفع الحال قطع نظر تابع رعیت کے، کاشتکار کو بھی دی جاویگی۔

پنجاب اور ممالک متوسط اور صوبجات متحدہ میں ایسے قانونی احکام موجود ہیں جن کی رو سے کم و بیش جہانتک یہہ غرض حاصل ہوتی ہے اور گورنمنٹ ہند صوبجات مذکور کی نسبت موجودہ انتظامات کو کافی تسلیم کرنے کے لئے تیار ہے۔

چند ایک دیگر صوبجات کو جہاں کہ قوانین متعلق دخل رعیتانہ زیر غور ہیں قوانین مذکور میں ایسے احکام مندرج کرنے کے موقعہ کو ہاتھ سے نہیں دینا چاہئے جیسے کہ صوبجات متذکرہ بالا میں نافذ ہیں۔ جہاں کہیں یہہ اغلب ہو کہ قانون مذکور کے وضع کئے جانے میں دیر ہوگی اور صوبہ مذکور میں پیشتر سے صیغہ وضع آئین قوانین کا ایسا ایکٹ موجود ہو جو لگان سے متعلق ہو تو احکام زیر سوال کو ایکٹ مذکور میں شامل کرنے کی مصلحت کے سوال پر فوراً غور کرنا چاہئے اور جہاں کہیں یہہ امر ناممکن معلوم ہو کہ اس مضمون پر خواہ فوراً اور خواہ قریباً زمانہ مستقبل میں ایسا ایکٹ وضع کرنا ناممکن ہوگا تو کم از کم ایسی کارروائی کرنی چاہئے کہ بذریعہ احکام انتظامیہ اس امر کا اطمینان ہو جاوے کہ صاحب زمین کو امداد عطا کرنا اس شرط پر منحصر ہو کہ مزارعہ یعنی رعیت کو بھی امداد عطا کیجاوے۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ ایسی شرط کو عمل میں لانا اکثر مشکل کام ہوگا اور شاید اس پر پورے طور پر عملدرآمد کرنا ناممکن ہوگا لیکن اگر اس شرط کو عام طور پر مشتہر کیا جاوے تو اغلباً اس کی خاص تاثیر ظہور پذیر ہوگی بالخصوص جس وقت اس شرط کی خلاف ورزی کی صورت میں معاملہ التوا و یا معاف شدہ کو فوراً وصول کر لیا جاوے۔

اس اصول پر بنگال میں عملدرآمد کرنے کے متعلق خاص مشکلات موجود ہیں لیکن گورنمنٹ عالیہ ہند کے خیال میں یہہ امر غیر اطمینان بخش ہوگا کہ اگر ہندوستان کے اس بڑے صوبہ میں اُن لوگوں کی جو کہ فی الواقع کاشت کرتے ہیں ایسی صورت میں سرکار کی طرف سے کوئی خاص حفاظت نہ کی جاوے جبکہ اُن کا لگان ادا نہ کیا جا سکتا ہو۔ لہذا لوکل گورنمنٹ موصوف کو اس بارہ میں علیحدہ چٹھی لکھی جاوے گی۔

گورنمنٹ عالیہ ہند گو کہ یہہ قاعدہ مقرر فرماتی ہے کہ عموماً امداد معاملہ امداد لگان پر شرطیہ ہونی چاہئے لیکن اس کے ساتھ ہی گورنمنٹ ممدوح اس کے معکوس اصول کو بھی تسلیم کرنے کے لئے تیار ہے کہ جبکہ لگان کے التوا یا معافی حاصل کرنے میں گورنمنٹ حکماً دست اندازی کرے تو اس کے بالمقابل ادا کنندگان معاملہ کو بھی نسبتاً امداد عطا کرنی چاہئے۔ خواہ ادا کنندہ معاملہ فرداً کیسا ہی دولتمند کیوں نہ ہو۔ کیونکہ معاملہ کا انحصار لگان پر ہے اگر ایسا انتظام عقلی طور پر ضروری نہ بھی معلوم ہو لیکن اس کی وجہ سے وہ بے انصافی جس کا ظاہر او کھلائی دینا ممکن ہو دور ہو جاتی ہے اور اسی لئے اس انتظام پر عملدرآمد کرنا گورنمنٹ عالیہ ہند کی رائے میں نہایت ہی قرین مصلحت ہے۔

۱۵ - (۹) چونکہ عالمگیر آفت کی حالت میں یہہ ضروری ہے کہ التوا کی تجاویز کو بسرعت تمام شروع کیا جاوے لہذا یہہ امر ناممکن تسلیم کرنا چاہئے کہ مختلف اقسام کے ادا کنندگان کے مابین التوا معاملہ کی بابت کوئی تفریق کی جا سکتی ہے اور اگر ایسی تفریق کو عمل میں لایا بھی جاوے تو اس کو صرف معافی معاملہ کی صورتوں میں ہی برتنا چاہئے۔ معافی معاملہ کی نسبت کارروائی کرنے میں اولاً ان جماعت ہائے کے درمیان جو کہ اراضی کاشت کرتی ہیں (خواہ بطور مالکان کے اور خواہ بطور سرکاری خیلکاران یا مزارعان کے) اور صاحب زمین ہیں (جو ایسی اراضی پر قابض ہوں جس کی کاشت مزارعان کرتے ہوں)، تفریق کرنی چاہئے۔ جماعت اول الذکر سے کسی آدمی کو محض اس وجہ سے خارج نہیں کرنا چاہئے کہ اُس کا کھاتہ اس کے خود کاشت کرنے کے لحاظ سے کچھ بہت بڑا ہے اور کہ اس کھاتہ کا کچھ حصہ مزارعان کے ہاتھ میں ہے اور نہ ہی اس وجہ پر کہ ایک مالک اراضی جو کہ زیادہ تر لگان حاصل کرتا ہے لیکن اپنے گھر کے کھاتہ کو خود کاشت کرتا ہے ایسے شخص کو مؤخر الذکر جماعت سے اول الذکر جماعت میں تبدیل کرنا چاہئے۔ اور عموماً ان ہر دو جماعتوں میں معقول صحت کے ساتھ تفریق کرنا مشکل امر نہ ہوگا اس میں کچھ شک نہیں کہ کاشتکاروں میں ایک قسم کے معاملہ ادا کرنے والے کو دوسرے سے تمیز کرنا نہیں چاہئے۔ لیکن یہہ ایک کسی قدر مشکل سوال ہے کہ آیا ایسی تمیز کو جماعت صاحبان زمین کے درمیان برتنا چاہئے یا نہ۔ اصولاً ایسی تمیز کا استعمال کرنا بالکل قرین انصاف اور جائز ہے۔ اور بلحاظ اس امر واقعہ کے کہ ایسے انتظام کو بعض جگہ بعید از انصاف کہا گیا ہے۔ جناب نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل اس بارہ میں اپنی رائے کو نہایت زور سے ظاہر کرنا چاہتے ہیں کہ اس قسم کی تمیز جس کا اوپر بیان کیا گیا ہے کسی طرح سے بھی بعید از انصاف نہیں ہے۔ معاہدہ بندوبست میں نرمی کا برتاؤ کرنا ایک رعایت ہے جو

ربڑ کے تارے سنئے اعلیٰ درجہ کے چھاپے

(۱) فیورٹ ربڑ پرنٹنگ اوٹ فٹ نمبر۳ معہ کل سامان عہ

(۲) فیورٹ ربڑ پرنٹنگ اوٹ فٹ نمبر۲ معہ کل سامان عگار

(۳) آفس ربڑ پرنٹنگ اوٹ فٹ معہ سلف زنکنگ پیڈ اور کل سامان للعہ

(۴) تاریخ چھاپنے کی مشین کلاں ذرلی عرصہ دراز تک کام دیوے عہ

(۵) تاریخ چھاپنے کی مشین دس سال تک کام دیگی قیمت عہ

(۶) نمبر لگانے والی مشین جو دس لاکھ تک چھاپتی ہے عگار

(۷) سٹنشل ڈیزائنر جس سے نوٹس۔ فورڈ۔ سائین بورڈ۔ سنڈے سکول کی تصویروں کے ہیڈنگ نفاست سے چھپ سکتے ہیں معہ گدی سیاہی برش وغیرہ عگار

سلیم اللہ خان اینڈ کمپنی ربڑ سٹمپس مینوفیکچرس موری گیٹ لاہور

ضرورت

مجھے ایک ہندوستانی مسیحی بی بی کی ضرورت ہے جو میرے ساتھ بطور اسسٹنٹ کے کام کریگی کم از کم مڈل تک تعلیم یافتہ ہو تنخواہ ماہواری مبلغ بیس روپیہ۔ اور مکان رہائش مفت۔ جملہ خط و کتابت مس لینا سولیفٹ گورنس رائیل ہاؤس ہول ریاست پٹیالہ کیساتھ ہونی چاہیے ؂

ضرورت

ایک مسلمان کاریگر کی ضرورت ہے جو دری اور فرش بافی میں ماہر ہو اور کسی کارخانہ میں کام کرنا پسند کرے ذیل کے پتہ پر خط و کتابت کرے۔ خان۔ مشن ہوس بلند شہر

رسید زر

پادری۔ ایم۔ ای۔ وگرم صاحب بابت اشتہار	ے
مسٹر ابراہیم ولسن ہوہا بہ ضلع ہمیرپور	عہ
مس کے۔ گرینفیلڈ صاحبہ	عہ
پادری جے۔ کرنیلوس صاحب فیروز آباد	عہ
پادری نظام الدین صاحب دسوہہ	عہ
پادری۔ ایس۔ بی۔ ٹامس صاحب دہلی	ے
پادری جے۔ مینوئیل صاحب سنتوکھ ماجرا	عہ

پریسبیٹیرین بیواؤں و یتیموں کا فنڈ

اطلاع دیجاتی ہے

کہ پریسبیٹیرین بیواؤں و یتیموں کے فنڈ کی حالت نہایت عمدہ و ترقی پذیر ہے تجربہ کار صاحبان کی طرف سے اس بات پر حکمانہ شہادت ہے ستاون برس کے اندر اس فنڈ نے قریباً ستر ہزار روپیہ خرچ کر کے پنشن دے دیا ہے اور اس وقت سرکاری نوٹ کے ذریعہ سے قریباً بیالیس ہزار روپیہ پونجی رکھا ہوا ہے۔ کوئی اور پنشن فنڈ ایسے سستے طور پر بیمہ نہیں دیتا ہے۔ اس میں ہند کا ہر ایک مسیحی اپنی بیوی بچوں کے لئے پنشن کی تجویز کر سکتا ہے۔ جس کسی کو چاہئے مینیجنگ ڈائرکٹر خوشی سے اس فنڈ کی بابت پوری خبر دینگے ؂

درخواست کی جاتی ہے کہ جو اس فنڈ میں شریک ہوں ان دوستوں کے نام اور پتہ جنکو وہ اس فنڈ میں شریک کرانا چاہتے ہیں۔ ڈائرکٹر صاحب کے پاس بھیجیں ؂

المشتہر

پادری والٹر جے۔ کلارک مینیجنگ ڈائرکٹر

نولکھا لاہور

دستور العمل نور افشان

قیمت سالانہ اہل شہر سے اخبار بغیر ضمیمہ عہ معہ ضمیمہ عگر

قیمت سالانہ معہ محصول ڈاک ؂ عگر ؂ ہیر

قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجائیگی ؂

شرح اجرت اشتہارات

تعداد اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سال تمام
کالم کا آٹھواں حصہ	گ	بہ	ے
چوتھائی کالم	بہ	ے	عہ
نصف کالم	ے	عہ	ہےعہ
پورا کالم	عہ	ہےعہ	مہ
پورا صفحہ	بہ	صہ	لہ

ایک دفعہ کے لئے فی سطر کالم ۲ر مابعد کے لئے ار فی سطر ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا ؂

نوٹ۔ نامہ نگار اپنی تحریروں کے آپ ذمہ دار ہیں ؂

سنڈے سکول سبق

قیمت سالانہ پچاس پرچہ تصویر دار سنڈے سکول بلا محصول عہ معہ محصول عہ

قیمت سالانہ آٹھ کاپی سبق سنڈے سکول عہ

۱۲ ضرورت ۳

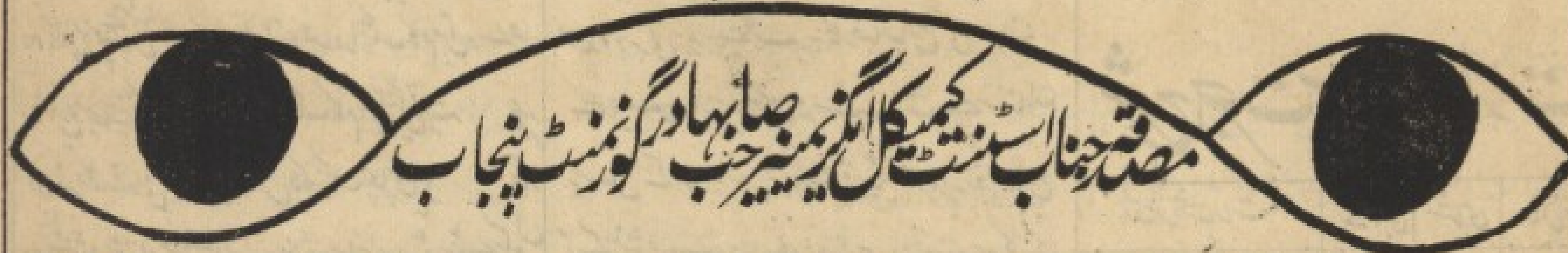
ضرورت

پنجاب کے ہندوستانی امیدواروں کے لئے ایک میموریل کے متعلق بائبل کا امتحان۔ اس امتحان میں ۲۲ برس کی عمر کے اندر کے طلباء داخل ہو سکتے ہیں تمام پاس شدہ طلباء کو مبلغ ایک سو پچاس روپیہ انعام اور خوبصورت سرٹیفکیٹ دیئے جائینگے۔ مضامین اور دیگر امور متعلقہ امتحان دریافت کرنے کے لئے (جو ۱۹۰۶ء کی جولائی میں منعقد ہوگا) ذیل کے پتہ پر خط و کتابت کرو ؂

پادری۔ ایم۔ ای۔ وگرم پشاور

پانچہزار روپیہ انعام　　　پانچہزار روپیہ انعام

ممیرے کا سرمہ



معزز انگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسروں نامور ڈاکٹروں والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یورپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کیلئے اکسیر ہے ضعف بصارت تاریکی چشم۔ دھند۔ جالا۔ پڑوال۔ غبار۔ پھولا۔ ڈھلکا۔ سرخی ابتدائی موتیابند۔ ناخنہ۔ پانی جانا۔ خارش وغیرہ۔ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھوں کے مریضوں پر اسی سرمہ کا استعمال کرتے ہیں۔ چند روز کے استعمال سے بینائی بڑھ جاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی بچے سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکساں مفید ہے قیمت اس لئے کم رکھی ہے کہ عام خاص اس سرمہ سے فائدہ اٹھا سکیں قیمت فی تولہ جو سال بھر کیلئے کافی ہے مبلغ دو روپیہ ممیرے کا سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ مبلغ تین روپیہ خاص ممیرہ فی ماشہ بیس ۲۰ روپیہ معری سرمہ فی تولہ ۴؍ خرچ ڈاک بذمہ خریدار درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں۔ **المشتہر** پروفیسر میا سنگھ آہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب ؁

اِن سے بڑھ کر اور کیا معتبر شہادت ہو سکتی ہے؟

۱۔ میں بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ ممیرے کا سرمہ جو سردار میا سنگھ آہلووالیہ نے ایجاد کیا ہے بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہے۔ بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کیلئے بمنزلہ اکسیر ہے آنکھوں سے پانی کا بہت جانا دھند۔ سوزش ہر قسم جنکو آنکھ آنا کہتے ہیں جلن اور کمزوری نظر۔ ناخنہ باہر اور اندر کی جھلی کا زخم اور ان سے پیپ کا گرنا۔ چونکہ اس سرمہ میں کوئی مضر کیمیاوی شے نہیں اس لئے ہر کسی کے لئے اس کا استعمال مفید ہے مضافات میں جہاں لائق ڈاکٹروں کا ملنا مشکل ہے وہاں ایسی مفید دوا کو ضرور پاس رکھنا چاہئے اس لئے میں بلا شک و شبہ شہادت دیتا ہوں کہ مذکورہ بالا امراض کے لئے ممیرے کا سرمہ ضرور ہی مفید ہے۔ راقم ڈاکٹر ایم۔ بی سانگھی صاحب بہادر ایم ڈی۔ ایس۔ سند یافتہ یونیورسٹی ایڈنبرگ (انگلینڈ) امرتسر ؁

۲۔ میں بڑی خوشی سے ممیرے کے سرمہ کے فائدہ بخش اثر کی بابت شہادت دیتا ہوں کہ جو سردار میا سنگھ صاحب آہلووالیہ نے تیار کیا ہے۔ میں نے اس کا تجربہ اپنی ایک زیر علاج مریضہ مسماۃ اتم دیوی بعمر ۳۵ سالہ ساکنہ لاہور پر کیا ہے مریضہ کی آنکھوں کی پلکوں میں خورد خورد دانے نکلے ہوئے تھے اور پڑوال پڑتے تھے انکی آنکھیں عرصہ سے سرخ اور دکھتی رہتی تھیں انہیں کثرت سے مواد نکلتا تھا۔ اسکی بینائی میں اس قدر فرق آگیا تھا کہ سوئی میں دھاگا بھی نہیں پرو سکتی تھی۔ اور ان اشیاء کو جو صرف تین گز کے فاصلہ پر رکھی جاتی تھیں صفائی سے نہیں دیکھ سکتی۔ مریضہ مذکورہ تین ہفتہ تک سرمہ کا استعمال کیا نتیجہ یہ ہوا کہ اسکے امراض مذکورہ سے صحت کلی پائی۔ راقم خان بہادر ڈاکٹر محمد حسین خان ایل۔ ایم۔ ایس اسسٹنٹ سرجن پنشنر آنریری مجسٹریٹ لاہور سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور ؁

۳۔ میں نے ممیرے کا سرمہ جو سردار میا سنگھ نے تیار کیا ہے ان مریضوں پر جنکی آنکھیں بہت کمزور اور بیمار تھیں استعمال کر کے دیکھا۔ مفید پایا۔ میری رائے میں خاصکر ان مریضوں کے واسطے جنکی آنکھوں سے پانی جاری رہتا ہو دھند اور غبار کمزوری نظر ہو یہ سرمہ نہایت ہی مفید ہے۔ راقم ڈاکٹر برج لعل گوس رائے بہادر ایل۔ ایم۔ ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور حال آنریری سرجن گورنر جنرل ہند ؁

۴۔ میں اس سرمہ کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ میں نے ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میا سنگھ آہلووالیہ نے تیار کیا ہے اپنے زیر علاج کئی ایک قسم کے مریضوں پر استعمال کیا میری رائے میں بینائی قائم رکھنے اور آنکھوں کی بیماری سے بچنے کے لئے ممیرے کے سرمہ کا استعمال بہت مفید ہے۔ راقم خان بہادر ڈاکٹر سید امیر شاہ ایل۔ ایم۔ ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور ؁

پانچہزار روپیہ انعام اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی شہادت کی تعداد میں سے جو قریب ۲۵۰۰ بہت ہے ایک کو بھی فرضی ثابت کر دے تو اسکو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جائیگا جو ہو کہ پنجاب بینک لاہور میں اسی غرض کیلئے ماہ مارچ سنہ ۱۹۱۰ء میں جمع کیا گیا ہے